BA. Part I Paper II

سوال:-مومن کی شاعرانہ انفرادیت کا مطالعہ پیش کیجئے۔

یا

سوال:-مومن کی غزل گوئی سے متعلق ایک مقالہ سپرد قلم کیجئے۔

جواب:-مومن نے مختلف اصناف سخن میں طبع آزمائی کی ہے۔ مثنویاں لکھی ہیں، قصیدے، مرثیے، واسوخت اور رباعیات وقطعات میں اپنی ہنرمندی کا مظاہرہ کیا ہے، لیکن ان کی شاعری کا خاص میدان غزل ہے۔اس لئے مومن کی شاعرانہ انفرادیت کا تعین کرتے وقت بنیادی طور پر ان کی غزل گوئی کا ہی جائزہ لینا ہوگا۔

مومن کی غزل گوئی کی سب سے پہلی خصوصیت ان کا بھرپور تغزل ہے۔اور یہ تغزل عشق مجازی کی کیفیات سے پیدا ہوتا ہے۔ بات یہ ہے کہ مومن اس سلسلے میں کچھ ذاتی تجربات سے دوچار رہے ہیں۔ان کی زندگی میں کئی عشقوں کا ذکر ملتا ہے اور وہ بھی پردہ نشینوں کے ساتھ عشق کا۔ مومن نے کچھ بدنامی بھی اٹھائی مگر اس راہ میں مردانہ وار چلتے رہے اور جو تجربات انہیں حاصل ہوئے انہیں موضوع سخن بنایا۔ ایسا نہیں کہ اردو غزل میں اس طرح کے معاملات مومن سے پہلے بیان نہیں ہوئے تھے۔ مگر اس سے قبل شعرا معاملات حسن وعشق کے ساتھ ساتھ فلسفہ، تصوف، حکمت، اخلاق اور زندگی کے گوناگوں پہلوؤں پر روشنی ڈالتے رہے ہیں۔ مومن نے اپنی غزلوں میں جن احساسات کا اظہار کیا ہے وہ صرف ہجر ووصال کے قصوں، معشوقوں کی اداؤں اور عشق کی وارداتوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ڈاکٹر کامل قریشی لکھتے ہیں کہ:-

''انہوں نے مختلف غیر ضروری مضامین غزل کو اپنے یہاں جگہ نہ دیتے ہوئے تصوف کو بھی اپنے مسلک کے خلاف تصور کیا اور غزل کو خالص مضامین حسن وعشق تک ہی محدود رکھا۔ وہ چونکہ عاشق مزاج اور شاہد باز تھے، عاشقی ان کا مسلک اور مجاز خاص میدان، چنانچہ اس میدان میں ان کو جن چیزوں سے سابقہ پڑا ہوگا وہ فراق ووصال نشاط وغم، وفا وجفا، نیم یار، رشک دشمن اور طعنہ اغیار کے علاوہ اور کیا ہوگا چنانچہ ان کی غزل ان چیزوں کے آئینے میں دیکھنا ہی ان کا صحیح مطالعہ ہوگا۔''

مومن نے اپنی غزل کو مجازی عشق کے اظہار کا ذریعہ بنایا ہے اور اس کی حدود سے آگے بڑھنے کی کبھی کوشش نہیں کی ہے۔ چند اشعار ملاحظہ ہوں:

Scanned with CamScanner

تم مرے پاس ہوتے ہو گویا
جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا
تم ہمارے کسی طرح نہ ہوئے
ورنہ دنیا میں کیا نہیں ہوتا

چھٹ کر کہاں اسیر محبت کی زندگی
ناصح یہ بند غم نہیں، قید حیات ہے

وہ جو ہم میں تم میں قرار تھا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
وہی یعنی وعدہ نباہ کا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

مومن کی شاعرانہ انفرادیت کے سلسلے میں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ ادب اور شاعری کے علاوہ علم طب، نجوم اور موسیقی وغیرہ سے بھی انہیں کافی واقفیت تھی۔ غزلوں کے علاوہ دیگر اصناف سخن میں ان علوم سے واقفیت کا اظہار مفرد اشعار میں ہوا ہے۔ مگر غزلوں میں انہیں مضامین کو وسعت دینے کے لئے نہیں استعمال کیا یا بلکہ محبت اور عشق مختلف کیفیات کو بیان کرنے کے لئے سہارے کے طور پر ان کا استعمال ہوا ہے۔

مومن کی غزلوں کا کوئی بھی جائزہ ان کے اسلوب کے تذکرے کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتا اس کی وجہ یہ ہے کہ مومن کی شاعرانہ انفرادیت میں ان کے دل کی دنیا کے علاوہ اسلوب کا بھی دخل ہے۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے مومن کی پیچیدہ بیانی کا ذکر کرنے کا دل چاہتا ہے۔ مومن کے یہاں ایسے اشعار خاصی تعداد میں مل جاتے ہیں جن میں بیان کا غیر ضروری الجھاؤ ملتا ہے۔ یہ دراصل معنی آفرینی کا حد سے زیادہ بڑھا ہوا ذوق ہے جو پیچیدہ بیانی کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ شعر میں معنی آفرینی سے مراد یہ ہے کہ مانوس یا عام فہم باتوں میں نئے پہلو نکالے جائیں یا ان کو نئے انداز سے دیکھا جائے۔ دبستان لکھنو میں اس انداز بیان کے سب سے نمائندہ شاعر ناسخ ہیں ان کی تقلید صرف لکھنو میں ہی نہیں دہلی میں بھی ہوئی۔ مومن کے شعور سخن نے جب آنکھیں کھولی تو ہر طرف ناسخ کے اس انداز کا شہرہ تھا اور مومن بھی غالب کی طرح اس سے متاثر ہوئے۔

مومن کے اسلوب کے سلسلے میں ان کے تغزل کا ذکر بیحد ضروری ہے۔ یہ سوچنا غلط ہوگا کہ محض حسن و عشق

کے موضوعات کی پیشکش سے ہی ان کے یہاں تغزل کی کیفیت پیدا ہوگئی ہے۔ یہ ان کے اپنے مزاج کی دین ہے۔ البتہ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ایک ہی طرح کے جذبات وخیالات کی پیشکش کے سبب ان کے بعض غزلوں میں غزل مسلسل کی صورت نظر آتی ہے۔ دوسرے یہ کہ مومن کے عشق میں بھی بوالہواسی نہیں بلکہ ایک نوع کی پاکیزگی ہے۔

مومن نے قصیدے بھی لکھے ہیں اور مذہبی مسائل وحالات کے سلسلے میں کسی قدر شدت کا مظاہرہ کیا ہے، مگر ان میں شاعر کے ذاتی جذبات سے زیادہ مذہبی شخصیتوں سے متعلق روایتی تصورات کی پیشکش ملتی ہے۔ اس لئے مومن کی شاعرانہ انفرادیت کے تعین کے لئے ہمیں بہرحال ان کی غزلوں کی طرف ہی دیکھنا ہوگا۔ وہ غزلیں جو عشق مجازی کے رنگوں سے مزین ہیں۔ یہ دنیا محدود ہے مگر دیکھنے کی بات یہ ہے کہ اس محدود دنیا کی پیشکش میں بھی مومن نے اپنی تخلیقی قوتوں کا بہترین اظہار کیا ہے۔ وہ عشق میں ایک حد تک آزادی کے قائل ہیں مگر جرات کی طرح کھیل کھیلنے پر مائل نہیں۔ ان کے جذبات ذاتی تجربات کی دین ہیں مگر پڑھنے والے کے احساسات و جذبات کو بیدار کرنے میں کامیاب رہتے ہیں۔ اس طرح ان کی آپ بیتی جگ بیتی بن کر دوسروں کو متاثر کرتی ہے انہوں نے نئی نئی تشبیہات اور خوبصورت استعاروں سے کام لیا ہے۔ اچھے اور دیدہ زیب پیکر تراشے ہیں۔ کبھی مشکل پسندی اور پیچیدہ بیانی کا مظاہرہ کیا ہے تو کبھی سادگی میں بھی معنی کی تہہ داری پیدا کی ہے۔ یہی ان کی شاعرانہ انفرادیت ہے۔

***

Scanned with CamScanner